شرکیہ وکفریہ عقائد کے حاملین فوت شدگان کے لیے دعائے مغفرت

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے دادا جی بریلوی عقائد کی رو سے بہت دین دار تھے کیونکہ انہوں نے زندگی اسی ماحول میں گزاری۔ شرک وبدعت کے مرتکب تھے۔ یعنی قبر پرستی وغیرہ اب ان کا انتقال ہوچکا ہے۔ اب کیا میرے لیے جائز ہے کہ میں ان کے لیے دعائے مغفرت کرتا رہوں۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام توحید کو تمام اعمال کے لیے شرط قرار دیتا ہے اور اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرنے والے کے تمام اعمال ضائع ہوجاتے ہیں¬۔ جب تک وہ توحید کا اقراری نہ ہوگا ایسی حالت میں موت کی صورت میں وہ جہنم میں جائے گا اور ایسے شخص کے لیے اس کی موت کے بعد دعائے مغفرت سے منع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ کو فرماتے ہیں: ماکان للنبی والذین آمنوا أن یستغفر للمشرکین ولو کانوا أولی قربی من بعد ماتبین لھم أنھم أصحاب الجحیم (التوبہ: 113) ''پیغمبر اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں اس امر کے ظاہر ہوجانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں۔'' اس کی تفسیر صحیح بخاری میں اس طرح ہے کہ جب نبیؐ کے چچا ابو طالب فوت ہونے لگے تو نبیؐ ان کے پاس آئے ان کے پاس ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بیٹھے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: چچا جان لاإلہ الا اللہ کہہ دیں تاکہ اللہ کے ہاں میں آپ کے لیے حجت پیش کرسکوں۔ ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا: اے ابو طالب کیا عبدالمطلب کے مذہب سے انحراف کروگے؟ نبیؐ نے فرمایا: جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے روک نہیں دیا جائے گا میں آپ کے لیے استغفار کرتا رہوں گا۔ جس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا کرنے سے روک دیا گیا ہے۔ (صحیح بخاری: 1360) اس سے معلوم ہوا کہ جب کسی کی موت شرک پر ہوئی ہو تو اس کے لیے دعائے مغفرت کرنا درست نہیں ہے۔ مزید یہ لنک وزٹ کریں۔ http://www.urdufatwa.com/index.php?/Knowledgebase/Article/View/750/0/